جلد ۳۴ | ۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۵ ہش | ۷ صفر ۱۳۶۵ ہجری | ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی لاہور سے تشریف آوری

قادیان ۱۰ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج ۱/۲ ۲ بجے دوپہر لاہور سے روانہ ہو کر چھ بجے شام قادیان تشریف لائے۔ آمد کے وقت کی حضور کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ راستہ میں بھی بفضلہ تعالےٰ کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ موٹر سے حضور کرچ کے ذریعہ دار مسیح موعود علیہ السلام میں تشریف لے گئے۔ احمدیہ چوک میں بہت سے احباب حضور کی زیارت کے لئے جمع تھے۔ چاروں حرم حضور کے ہمراہ تشریف لائیں۔ نیز حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور چودہری مظفر الدین صاحب بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری بھی تشریف لائے۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

— جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق اطلاع دی۔ کہ آپ کے شانہ میں جو ورم اور چربیاں خون تھا۔ اسکی وجہ سے شانہ کو اپریشن کے ذریعہ شگاف کر کے کھولا گیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس معیار کے رُو سے جو قرآن میں ہے مجھے آزماؤ

"جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے۔ کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں۔ یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے۔ جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔ اور میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہونچ گئی ہے۔ گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حَکم نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے۔ اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا۔ اس کو رَدّ کر دیا۔ میں صرف یہ نہیں کہتا کہ میں اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا۔ بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور داؤدؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح میں سچا ہوں۔ اور میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہیں۔ قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے۔ کہ جو یہی زمانہ ہے۔ اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے۔ کہ جو یہی زمانہ ہے۔ اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی۔ اور زمین نے بھی۔ اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔ اور یہ جو میں نے کہا۔ کہ میرے دس ہزار نشان ہیں۔ یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایک سفید کتاب ہزار جزو کی بھی کتاب ہو۔ اور اس میں میں اپنی دلائل صدق لکھنا چاہوں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائیگی۔ اور وہ دلائل ختم نہیں ہونگے۔ اللہ تعالےٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ یعنی اگر یہ جھوٹا ہوگا۔ تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائیگا۔ اور اسکا جھوٹ ہی اس کو ہلاک کر دیگا۔ لیکن اگر سچا ہے۔ تو پھر بعض تم میں سے اس کی پیشگوئیوں کا نشانہ بنیں گے۔ اور اس کے دیکھتے دیکھتے اس دار الفناء سے کوچ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۱ صلح ۱۳۲۵ہش

مسجد کے پاس سینما ہال نہیں بننا چاہیئے

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں حکومت کشمیر کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ کشمیر کے مرکز سری نگر میں جماعت احمدیہ کی جو مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کے بالکل پاس سینما ہال نہ بننے دیا جائے۔ اگرچہ سینما ہالوں کی حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور مسجد کے قرب میں سینما ہال کا تعمیر ہونا اپنے اندر جس قدر قباحت اور غیر موزونیت رکھتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں لیکن جب ایک حکومت اور ایسی حکومت جس کا دعویٰ ہو۔ کہ وہ اپنی رعایا کے مذہبی جذبات کا پورا پورا خیال رکھتی ہے۔ اجازت دیدے کہ مسجد کے بالکل قریب سینما ہال تعمیر کر لیا جائے۔ تو ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سینما ہال جس غرض و غایت کے لئے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کی کسی قدر حقیقت واضح کر دی جائے۔ اور وہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ عدل و انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے ایک مجسٹریٹ کے الفاظ میں۔

حال میں مدراس کے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے ایک فیصلہ کا اقتباس اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے سینما کے بداثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"سینما کیا ہے۔ ہمارے زمانہ کی لعنتوں میں سے ایک لعنت۔ انہوں نے بڑے بڑے شریف خاندانوں کی لڑکیوں کو ناچنا اور لڑکوں کو مسخرہ پن سکھایا ہے۔ بعض دفعہ سینماؤں کے تعلیمی اور اخلاقی فوائد کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مگر درحقیقت یہ ایک پردہ ہے۔ جس میں ان کے خوفناک نتائج کو چھپانے اور اپنی ندامت کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سینما ساز کمپنیوں کو معاشرتی اور اخلاقی اصلاح سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا مقصد صرف روپیہ کمانا ہے۔"

ایک طرف ان حالات کو رکھا جائے اور دوسری طرف یہ دیکھا جائے۔ کہ مسجد ایک ایسی مقدس عبادت گاہ ہے۔ جسے اسلام نے صحیح معنوں میں بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی ایسا پوشیدہ امر نہیں کہ اپنے ملک کی پچانوے فی صدی مسلمان آبادی پر حکومت کرنے والے ارباب اقتدار نہ جانتے ہوں پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں مسجد کے پاس سینما ہال بنانے کی اجازت دے دی گئی۔ اور اب جبکہ اس اجازت کو نہایت ہی ناواجب اور ناروا ثابت کیا جا رہا ہے۔ تو کیوں فوری طور پر اسے واپس نہیں لے لیا جاتا۔ کیا امید رکھنی چاہیئے۔ کہ حکومت کشمیر اس معاملے کو طول دینے کی بجائے جلد سے جلد عمدگی کے ساتھ طے کر دے گی۔ اور مسلمانوں کو اطمینان خاطر اور سکون قلب کے ساتھ اس مسجد میں عبادت کرنے کی سہولت عطا کرے گی۔

نیشنل آرمی کے نوجوانوں کی رہائی

نیشنل آرمی کے تین اعلیٰ افسروں کی رہائی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور ہمیں بھی خوشی ہے۔ کیونکہ ان کے مقدمہ کا نتیجہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشار کے عین مطابق نکلا ہے چنانچہ مقدمہ شروع ہوتے ہی حضور نے فرما دیا تھا کہ

"ان نیشنل آرمی والوں میں سے صرف ایسے لوگوں کو جن کے متعلق یقین ہو جائے۔ کہ I.N.A کے کام سے سچی دلچسپی رکھتے تھے۔ برطرف کر دیا جائے۔" (الفضل ۱۵۔ نومبر ۴۵ء)

اس کے ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ "ان میں سے ایک حصہ کو کانگرس ہوا بنگیا کے لئے لازم رکھے گی"

ممکن ہے۔ رہا ہونے والوں میں سے کچھ تربیتی

تحصیل بٹالہ کے احمدیوں سے ضروری گزارش

حلقہ تحصیل بٹالہ میں جناب حاجی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے امیدوار اسمبلی کے طور پر کھڑے ہیں۔ تحصیل بٹالہ اور اس کے ملحقہ علاقہ کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جناب چوہدری صاحب کے حق میں پوری کوشش کریں۔ یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے۔ لہذا دوستوں کو اس بارے میں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے متعلق احباب کو علم ہوگا۔ کہ چوہدری صاحب ایم۔اے ہیں۔ تین دفعہ یورپ جا چکے ہیں۔ انگلستان اور بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام اور ہندوستانیوں اور مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ اور ان لمبے سفروں میں انہیں مصر۔ عرب فلسطین۔ دمشق وغیرہ کے علاوہ جنوبی افریقہ میں کیپ ٹاؤن اور ڈربن کے سفروں کا بھی موقع ملا۔ اور ۱۹۱۶ء میں ڈربن اور کیپ ٹاؤن میں ہندوستانیوں کی مشکلات کا موقعہ پر جا کر مطالعہ کیا۔ اور پھر اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے فضل سے حج بیت اللہ کا بھی موقع عطا فرمایا۔

جناب چوہدری صاحب ضلع گورداسپور کے زمینداروں میں سے ہیں اور اسی ضلع کے ایک گاؤں میں رہائش رکھتے ہیں۔ اور یہاں کے زمینداروں اور کاشتکاروں کی ہر قسم کی مشکلات اور ضروریات سے واقف ہیں۔ اور اسی حلقہ کے ووٹر ہیں۔ انگریزی اور اردو میں نہایت عمدہ تقریر کر سکتے ہیں۔ اور اسمبلی کے لئے اس حلقہ میں بہترین امیدوار ہیں۔ (ناظر امور عامہ)

قابل تقلید مثال

احباب کرام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ میں یہ ارشاد سن چکے ہیں۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے مصروف عمل بھی ہونگے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ آپ سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک نیا مجاہد کھڑا کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مکرمی شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ محلہ دارالبرکات نے دو مجاہد دفتر دوم کے پیش کئے ہیں۔ ایک کی طرف سے دفتر دوم کے سال دوم ۲۲/- کی رقم کا چیک بھی پیش کر دیا ہے۔ اور دوسرے کی طرف سے ۵۰/- کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالےٰ ان شامل ہونے والوں کو جزائے خیر دے۔ اور شامل کرنے والے شیخ صاحب کو بھی دائمی ثواب عطا فرمائے۔

اس اعلان سے غرض یہ ہے۔ کہ دفتر اول کا ہر مجاہد اپنے فرض کو سمجھے۔ اور دائمی ثواب حاصل کرنے کے لئے دفتر دوم کے سال دوم میں ایک ایک مجاہد کھڑا کرے۔

خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ہندوستان میں تبلیغی دورے۔ گریجوایٹ و مولوی فاضل احباب توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک فرمودہ خطبہ جمعہ ۲۔ نومبر مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۷۔ نومبر کی تعمیل میں ہندوستان بھر میں دوروں کی سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ ایسے گریجوایٹ اور مولوی فاضل صاحبان جنہیں لیکچر دینے کی مشق ہو یا دلچسپی ہو۔ خدا کے دین کے سپاہی بنیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی قرناء بنیں۔ مبارک ہیں وہ وجود جو اپنی دنیا کی ملازمتیں حقیر جانکر خدا کی طرف آتے ہیں۔ وہی خدا تعالےٰ کی طرف سے عزت پائینگے۔ آپ کو چاہیئے کہ دین کی ضرورت کا احساس کر کے اپنی زندگی وقف کر دیں۔

کئی احمدی گریجوایٹ معمولی معمولی تنخواہوں پر گورنمنٹ کی ملازمت کر رہے ہونگے کئی گریجوایٹ معمولی معمولی گزاروں پر وکالتیں کر رہے ہونگے۔ ان کو چاہیئے کہ دین کی ضرورت اور اس ضرورت کی اہمیت کو سمجھیں۔ خدا کی طرف آئیں تا ابدی زندگی اور شہرت کے وارث بنیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا ناصر ہو۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

قرآن کریم میں مسیح موعود کا ذکر

حال ہی میں ہندوستان کے ایک دور کے علاقہ سے ایک خط موصول ہوا۔ جس میں لکھا تھا۔

"میں آپ کے روزانہ الفضل کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ اور اس کے اثرات میرے دل میں ہیں۔ مذہبیات کے سلسلہ میں میں نے آپ کے احمدیہ سلسلہ کے تخیلات کا مطالعہ کیا ہے جس کا نتیجہ کیا ہوا۔ میں ابھی نہیں لکھوں گا البتہ دو چار سوالات جو میرے دماغ میں اس سلسلہ کے خلاف اٹھتے ہیں۔ اگر آپ براہ مہربانی ان کا جواب الفضل کے ذریعہ دیں تو بہت حد تک میرے انتشار دماغ کو دور کر سکتے ہیں۔ نیز میری جانب سے اچھی امیدیں رکھ سکتے ہیں۔"

ان سوالات میں سے پہلا سوال انہوں نے یہ کیا ہے کہ "کیا قرآن پاک میں کہیں مرزا غلام احمد صاحب کے ورود کے متعلق کوئی اشارہ ہے۔ اگر ہے تو کہاں ہے تفصیل لازم ہے۔"

قبل اس کے کہ سوال کا جواب پیش کیا جائے۔ یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور اسلام کی تجدید اور مسلمانوں کی اصلاح اپنا فرض بتایا۔ اس کے لئے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم میں اجمالی اور تفصیلی طور پر امت محمدیہ کے لئے ایک عظیم الشان موعود اور مرسل کے آنے کی بشارت کا ذکر ہے یا نہیں اور جب یہ ثابت ہو جائے۔ کہ کئی ایک آیات میں ذکر ہے۔ تو چونکہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اور نے نہ تو ایسا دعوےٰ کیا۔ نہ اپنے آپ کو ان آیات کا مصداق قرار دیا۔ اور نہ اپنی صداقت میں خدا تعالےٰ کا کلام اور اس کی تائیدات پیش کیں۔ اس لئے آپ ہی وہ موعود ثابت ہوئے جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اور جسے قبول کرنے میں کسی مسلمان کو جو قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھتا ہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہ ہونا چاہیئے۔

ذیل میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تازہ ٹریکٹ سے جسے جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے لکھا ہے۔ مذکورہ بالا سوال کا جواب پیش کیا جاتا ہے۔

پہلی آیت

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ (سورۃ مزمّل)

ترجمہ۔ اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف اسی طرح اپنا رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح فرعون کی طرف رسول (موسےٰ علیہ السلام) بھیجا تھا۔

دوسری آیت

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (الاحقاف)

ترجمہ۔ تم سوچو تو سہی کہ اگر یہ رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کی طرف سے ہوا۔ اور تم اس کا کفر کر رہے ہو۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ بنو اسرائیل میں سے ایک عظیم الشان شاہد (موسےٰ علیہ السلام) اپنے اس مثیل کی شہادت دے چکا ہے۔ پس وہ تو مومن ٹھہرا۔ اور تم تکبر کر رہے ہو۔ یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔

تیسری آیت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النّور)

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ کہ وہ انہیں ضرور اسی طرح دنیا میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح وہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا چکا ہے۔ اور ضرور ان کے ذریعہ ان کے اس دین کو قوت و تمکنت بخشے گا۔ جسے وہ ان کے لئے پسند فرما چکا۔ اور ان کے خوف کو یقیناً امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کرینگے۔ اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرائینگے۔ پھر جو لوگ اس کے بعد بھی کفر کرینگے۔ وہ فاسق قرار پائیں گے۔

استدلال

مندرجہ بالا تین آیات سے ثابت ہے (الف) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مثیل ٹھہرایا گیا ہے۔ (ب) امت محمدیہ میں اسی طرح سلسلہ استخلاف کو جاری قرار دیا گیا ہے۔ جس طرح پہلے لوگوں بالخصوص امت موسویہ میں جاری تھا۔

موسوی سلسلہ کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔ (سورہ بقرہ) کہ ہم نے موسےٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔ اور عیسےٰ بن مریم کو بینات دیئے۔ اور روح القدس سے اس کی تائید فرمائی۔ دوسری جگہ اسی کے متعلق فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (السجدۃ)

کہ وہ ایسے امام تھے۔ جو ہمارے امر سے ہدایت کرتے تھے۔ وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے اور صابر تھے۔ گویا سلسلہ موسویہ میں حضرت موسےٰ کے بعد بنی اسرائیل کے لئے درمیانی رسل بھی آئے۔ مگر اسی سلسلہ کے آخر میں حضرت عیسےٰ مبعوث ہوئے تھے۔ تاریخی بیانات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ کے تیرہ سو برس بعد بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ پس مذکورۃ الصدر آیات کی روشنی میں ضروری ہوگا۔ کہ موسوی اور محمدی سلسلوں کے تطابق کے ثابت کرنے کے لئے یہاں بھی چودھویں صدی کا خلیفہ مسیح موعود ہو

چوتھی آیت

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ڏ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (سورۃ القدر)

ترجمہ: لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے اس میں عام فرشتے اور جبرائیل اپنے رب کے اذن سے نازل ہوتے ہیں۔ ہر امر کے بارے میں سلامتی کا انتظام ہوتا ہے وہ لیلۃ القدر طلوع فجر تک ہوتی ہے۔

استدلال

امت محمدیہ کی مبارک رات (لیلۃ القدر) میں خاص افراد امت پر نزول ملائکہ ہوتا ہے اس رات کو ہزار مہینہ سے بہتر قرار دینے میں اس حدیث مجدد کی تصدیق ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (ابوداؤد) کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ امت کی اصلاح کے لئے مجدد مبعوث فرماتا رہے گا۔

پانچویں آیت

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (آل عمران)

ترجمہ۔ اللہ کی شان کے شایاں نہیں کہ مومنوں کو ایسی حالت میں چھوڑ دے جس میں تم ہو۔ بلکہ وہ خبیث اور طیّب میں امتیاز قائم کرے گا۔ ہاں اللہ تعالےٰ تم کو براہ راست غیب پر مطلع نہ کرے گا۔ بلکہ جس کو چاہے گا اپنے رسولوں میں سے منتخب کرے گا۔ پس تم اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے۔ اور تقوےٰ اختیار کرو گے۔ تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہوگا۔

استدلال

اس آیت میں امت محمدیہ کی اصلاح اور ان میں کھرے کھوٹے کی تمیز کے لئے اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

کہ میں رسول منتخب فرماتا رہوں گا۔ (اللہ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ) نیز مومنوں کا فرض قرار دیا کہ وہ ان سب رسولوں پر ایمان لائیں۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ امت محمدیہ کے لئے مؤمن بہ موعود کا وعدہ دیا گیا ہے۔

چھٹی آیت

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ؀

(الفاتحہ) ترجمہ :- اے اللہ! ہم کو ان کی راہ پر چلا جن پر تیرا انعام ہوا۔ اور ان کی راہ پر نہ چلا جو موردِ غضب ہوئے (یہود) یا راہ حق سے بھٹک گئے (نصاریٰ)

استدلال

امت محمدیہ کو یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ جس میں انہیں گویا ایک رنگ میں بشارت دی گئی ہے۔ کہ وہ پہلے منعم علیہم لوگوں کے جملہ انعامات پائینگے۔ کیونکہ جو دعا اللہ کی طرف سے سکھائی جائے وہ ضرور مقبول ہوتی ہے۔ یہ منعم علیہم لوگ کون تھے۔ اور انہیں کیا انعامات ملے تھے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا (المائدہ) کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تم میں نبی پیدا فرمائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل نے دو بڑی نعمتیں پائی تھیں۔ (۱) نبوت جو روحانی انعامات کا اعلےٰ ترین انعام ہے۔ (۲) بادشاہت جو مادی نعمتوں کی انتہاء ہے مسلمانوں کو تلقین کی گئی۔ کہ وہ ان نعمتوں کے پانے کے لئے دعا کریں اور آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (النساء) میں جو خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں۔ متبعین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے صالح۔ شہید۔ صدیق اور نبی بناتا رہیگا۔ گویا امت محمدیہ منعم علیہم کے انعامات پاتی رہیگی۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے پیدا ہوتے رہینگے۔

سورہ فاتحہ کی دعا میں لفظ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ امت محمدیہ میں مسیح موعود آنیوالا ہے جس کی مخالفت سے بہت سے افراد غضب الٰہی کے نیچے آجائینگے۔ اور مسیح ناصری کی شان میں غلو کر کے نصاریٰ کے ہمنوا بن جائینگے۔ پس سورہ فاتحہ کی دعا میں جہاں عام منعم علیہ لوگوں کے مثیل بننے کی خبر ہے۔ وہاں پر مسیح ابن مریمؑ کے مثیل کے مبعوث ہونے کی معین تصریح بھی ہے۔

ساتویں آیت

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۔ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ (سورۃ الانبیاء)

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کو کھولا جائے گا۔ اور وہ ہر بلندی پر پھاندتے پھرینگے۔ اور وعدۂ حق بالکل قریب آجائیگا۔ تو ناگہاں کافروں کی نظریں پتھرا جائینگی۔ اور وہ کہینگے ہائے افسوس ہم تو اس سے غافل تھے۔ بلکہ ہم ظالم تھے۔

استدلال

اس آیت میں آخری زمانہ میں یاجوج وماجوج دو قوموں کے زمین پر پھیل جانے کا ذکر ہے۔ اور ظہور وعدۂ برحق پر ان کی تباہی و بربادی کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

آٹھویں آیت

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا (سورۃ کہف)

ترجمہ :- اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ اب جب میرے رب کا وعدہ [illegible] ہوگا تو اس دیوار کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ (اللہ فرماتا ہے) اس دن ہم ان لوگوں کو ایسا کر دیں گے کہ ایک دوسرے پر موج کی طرح گر رہے گے۔ اس وقت بگل میں آواز دی جائے گی۔ اور ہم ان سب کو اکٹھا کر دینگے۔

استدلال

اس آیت میں آخری زمانہ میں ظہور وعدۂ الٰہی کے وقت۔ یاجوج وماجوج کی تباہی کے وقت۔ نفخِ صور کا ذکر ہے۔ اور آخری زمانہ کے لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یہ نفخِ صور (بگل کی آواز) وہ خدائی ندا ہے۔ جس سے قوموں کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے گا۔

نویں آیت

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَاۗءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔ (سورۃ اعراف)

ترجمہ :- ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہدایت اور رحمت کے ماتحت از روئے علم پوری تفصیل پر مشتمل بنایا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ یہ منکر لوگ اس کی تاویل یا انجام ہی کے منکر ہیں۔ جس دن اس کا اظہار ہوگا۔ تب اسے بھول جانے والے کہیں گے کہ سچ مچ ہمارے رب کے پیغمبر ہمارے پاس حق لائے تھے۔ کیا اب ہمارے لئے سفارشی ہیں۔ جو ہماری سفارش کریں؟ یا کیا ہمیں واپس بھیجا جائے گا۔ تا ہم سابقہ اعمال کی بجائے دوسرے عمل کریں۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں رکھا اور آج وہ اپنے افترا کو بھول رہے ہیں۔

استدلال

ان آیات میں "وعدہ کے دن" کی علامت یہ بیان ہوئی ہے۔ کہ اس وقت تاویل قرآن یعنی اس کی پیشگوئیوں کا مآل ظاہر ہوگا۔ اور اس دن اس پاک کتاب سے غافل رہنے والے اس امر پر حسرت کا اظہار کریں گے۔ کہ وہ خدا کے فرستادوں پر ایمان کیوں نہ لاتے رہے۔ ان کے منہ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ پکار رہے ہونگے پس معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے خدا کے پیغمبروں کے آنے کا وعدہ موجود ہے۔

دسویں آیت

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (سورۂ ہود)

ترجمہ :- کیا وہ شخص (کاذب ہو سکتا ہے۔ جو) خود اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر قائم ہو۔ اور پھر اس کے بعد عظیم الشان شاہد اس کی طرف سے آنے والا ہو۔ اور قبل ازیں حضرت موسےٰؑ کی کتاب امام و رحمت ثابت ہو چکی ہو۔ یہ صحابہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ دوسری جماعتوں میں سے جو بھی اس کا انکار کرے گا۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ تجھے اس بارے میں شک نہ ہو۔ یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لا رہے۔

استدلال

اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لئے تینوں زمانوں کے دلائل کا ذکر ہے۔ زمانۂ حاضرہ کے متعلق فرمایا کہ حضور خود عَلٰي بَيِّنَةٍ قائم ہیں۔ زمانۂ ماضی کے بارے میں فرمایا ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمة کہ تورات کی پیشگوئیاں گواہ ہیں۔ زمانۂ مستقبل کے متعلق فرمایا ویتلوہ شاهد منه کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و برکات سے حصہ لیکر ایک عظیم الشان گواہ آپ کی صداقت پر گواہی دیگا۔ پہلے زمانہ میں حضرت موسےٰؑ شاہد تھے جیسے فرمایا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ۔ اور آخری زمانہ میں آنے والا شاہد یقیناً مسیح موعود ہے۔ پس آیت ویتلوہ شاهد منه میں مسیح موعود کی ہی پیشگوئی ہے۔ ہر کس و ناکس کی شہادت شاهدٌ میں مذکور نہیں۔

گیارھویں آیت

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (سورۂ جمعہ)

ترجمہ۔ اللہ ہی ہے جس نے امی عربوں میں ان میں سے ہی رسول مبعوث فرمایا جو کہ ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب سکھاتا ہے۔ اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ لوگ قبل ازیں کھلی گمراہی میں تھے۔ آئندہ اللہ ہی آخرین میں اس رسول کو مبعوث کرے گا۔ یا یہی رسول آخرین کی تعلیم و تربیت کرے گا۔ وہ آخرین ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے۔ آئندہ زمانہ میں ملیں گے اللہ عزیز و حکیم ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے گا دیگا اللہ بڑے فضل والا ہے ؛

استدلال

اس آیت میں صاف طور پر دو جماعتوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کا تعلق بتایا گیا ہے (۱) امیین (۲) آخرین سے گویا بالفاظ دیگر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دو بعثتوں کا بیان ہے۔ پہلی امیین میں۔ دوسری آخرین میں۔ سورۃ الواقعہ میں اسکے لئے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ آیا ہے۔ احادیث میں بھی اس الہام کی تشریح میں امام مہدی کی آمد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد قرار دیا گیا ہے ؛

بارھویں آیت

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورۃ الصف)

ترجمہ:۔ اللہ ہی ہے جس نے اپنا رسول کامل ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا وہ اسے باقی تمام دینوں پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک ناپسند ہی کریں۔

استدلال

اس آیت سے پہلے احمد رسول کا ذکر ہے پس یہ آئت بھی اسی حضرت احمد علیہ السلام کے متعلق ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوسری جمالی بعثت کا بیان ہے جو احمدیت کی شان میں ظاہر ہوئی ہے۔ جس کی پیشگوئی انجیل میں خصوصیت سے کی گئی تھی۔ چنانچہ سورۂ فتح کے آخری حصہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا دو طرز پر ذکر ہوا ہے۔ تورات کے بیان میں انہیں اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ قرار دیا گیا ہے۔ اور انجیلی پیشگوئی میں وہ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْأَهٗ کے مصداق ہیں گویا پہلی پیشگوئی جلالی بعثت محمدیہ کے بارے میں ہے اور دوسری پیشگوئی جمالی بعثت احمدیہ کے بارے میں ہے اور آیت هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ میں اسی دوسری بعثت کا بیان ہے۔ جو تکمیل اشاعت کے لئے ہے۔ اور جس میں دلائل و براہین ہی سے اتمام حجت مقدر ہے۔

خلاصہ

ان بارہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہے کہ قرآن مجید میں امت محمدیہ کی اصلاح یا اسلام کے دفاع اور اس کی اشاعت کے لئے سلسلۂ خلفاء و رسل کو جاری قرار دیا گیا ہے۔ اور امت میں حضرت مسیحؑ کے مثیل بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو الحمد للہ کہ وہ وعدہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں تحقق ہو گیا و صدق المرسلون

ضروری اعلان

ایک شخص جسکا قد ۵½ فٹ جسم بھاری رنگ سانولا آنکھوں کے اوپر کے پپوٹے بھاری۔ داڑھی اور مونچھیں چھوٹی چھوٹی۔ سر پر سیاہ پگڑی جیب میں ایک چھوٹی سی پاکٹ بک جس میں کچھ گورمکھی لکھی ہوئی ہے۔ اردو بہت کم جانتا ہے۔ البتہ گورمکھی پڑھ لکھ سکتا ہے۔ مذہب کا ہندو چھوہرے۔ اور سابقہ نام سوہن لال بتاتا ہے۔ اور اب وہ احمدی بنکر جماعتوں کو نقصان پہنچاتا پھرتا ہے۔ موجودہ نام نذیر احمد بتاتا ہے۔ جس جماعت میں جاتا ہے کہتا ہے کہ میں ابھی مسلمان ہوا ہوں میری تعلیم کا کوئی بندوبست کردو۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کتھووالی چک ۳۱۲ کا تقریباً ۱۵ روپیہ کا نقصان ۲ کر کے چلا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور جماعت کا بھی نقصان کیا ہے۔ تمام احمدی جماعتیں اس شخص سے ہوشیار رہیں۔ سید محمد امیر شاہ دیہاتی مبلغ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا عدیم المثال فہم قرآن

بالمقابل تفسیر نویسی مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب کی مایۂ ناز ایچاپیچوں میں سے جن کی بدولت وہ آج تک اس مقابلہ سے گریز کرنے اور اپنے قارئین کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایک یہ شرط بھی ہے۔ کہ فریقین کے پاس سادہ کاغذ قلم دوات اور معرا قرآن کریم کے سوا کوئی چیز از قبیل لغت عرب نجوم الفرقان و تفاسیر متداولہ نہیں ہونی چاہیئے۔ غالباً یہ انوکھی شرط عائد کرنے سے مولوی صاحب کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ ایک طرف تو اپنے ساتھیوں پر یہ اثر ڈالا جائے۔ کہ آپ میدان تفسیر نویسی کے ایسے شہسوار ہیں۔ اور اس علم میں آپ کا پایہ اس قدر بلند ہے۔ کہ آپ لغت عرب و تفاسیر وغیرہ کی امداد سے بکلی بے نیاز ہیں۔ اور دوسری طرف عوام کو اس دھوکہ میں مبتلا کیا جائے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قرآنی معارف کا بیان کرنا تو ایک طرف قرآن کریم کا سادہ ترجمہ بھی نہیں جانتے۔ لیکن ہر صحیح الدماغ آدمی ادنےٰ تدبر سے معلوم کرسکتا ہے۔ کہ جس شخص نے نہ صرف یہ چیلنج دیا ہو۔ کہ "جتنے لوگوں اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد کے لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء) بلکہ اس مقابلہ میں اس نے ان نام نہاد علماء کو یہاں تک کھلی چھٹی دے رکھی ہو۔ کہ جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کرلو۔ اور مجھے نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آکر اس کی تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سامنے آئے"۔ اس کے سامنے اس قسم کی شرط پیش کرنا لغویت کی انتہا ہے۔ کیونکہ اول تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ لغت عرب و نجوم الفرقان ایسی کتابیں ہی نہیں ہیں جن میں قرآن کریم کے حقائق و معارف بھرے ہوئے ہوں اور اگر بفرض محال ہوں بھی تو مولوی صاحب ان چیزوں کے حصول میں حضور کے برابر شریک ہوسکتے ہیں۔ پھر جب بزعم ان کے حضور قرآن کریم کا سادہ ترجمہ بھی نہیں جانتے۔ تو عربی تفاسیر و لغت عرب سے کیا امداد حاصل کرسکتے ہیں۔ پس اگر صورت حالات یہی ہے جو مولوی صاحب ظاہر کر رہے ہیں۔ تو ان کی فتح تو یقینی ہے۔ پھر انہیں اس مقابلہ کا نام سنکر لرزہ براندام ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ چونکہ ہر تصنیف اپنے مصنف کے علمی کمالات اور وسعت معلومات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"یہ بات بہت ہی ظاہر اور عام فہم ہے کہ جاہل اور عاقل کی تحریر میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔ اور جس قدر انسان کمالات علمیہ رکھتا ہے وہ کمالات ضرور اس کی علمی تقریر میں اس طرح نظر آتے ہیں۔ جیسے ایک آئینہ صاف میں چہرہ نظر آتا ہے۔ . . . جہاں تک تم چاہو فکر کرلو۔ اور جس حد تک چاہو سوچ لو کوئی خامی اس صداقت میں نہیں پاؤ گے۔ اور کسی طرف سے کوئی رخنہ نہیں دیکھو گے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۹۸۔ ۲۰۹)

لہٰذا ہم صحبت امروزہ میں تفسیر کبیر تالیف منیف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ و تفسیر ثنائی مؤلفہ مولوی ثناء اللہ صاحب میں سے صرف ایک آیت کی تفسیر بغرض مقابلہ پیش کرتے ہیں۔ تا ناظرین کو مذکورہ بالا صداقت کے پرکھنے اور علمی کمالات اور وسعت معلومات کا صحیح اندازہ کرنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ جوہر خالص کی شناخت بغیر امتحان کے ممکن نہیں۔ اور نہ کوئی دعوٰے بلا دلیل قابل قبول ہوسکتا ہے۔

آیت ادْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ دین کی اشاعت اب وسیع ہونے والی تھی

اور یہود و نصاریٰ میں جن کے پاس الٰہی کتابیں تھیں۔ اسلام کی منادی ہونے والی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ان کے مقابلہ میں زیادہ مضبوطی کی ضرورت ہے۔ مشرکوں کے مقابلہ میں تو یہ آسانی تھی۔ کہ شرک کو رد کر دینے سے ہی سب جھگڑے کا فیصلہ ہو جاتا تھا۔ مگر یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں شریعت کی تفصیلی بحثوں میں بھی پڑنا لازمی تھا۔ اس لئے پہلے سے یہ تاکید کر دی کہ دعوت بالحکمۃ ہو۔ حکمت کے معنی کئی ہیں۔ مثلاً علم۱ - پختگی۲ - عدل۳ - نبوت۴ - علم۵ اور بردباری - جو چیز جہالت سے روکے - جو کلام حق کے موافق ہو - محل اور موقع کے مناسب حال بات - یہ سب معنے یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ فرمایا حکمت کے ساتھ بلاؤ (۱) یعنی علمی باتوں کو بیان کرو۔ یعنی پہلے نبیوں کے صحیفوں پر مسائل کی بنیاد رکھ کر بات کرو۔ افسوس کہ مسلمان مفسروں نے اس حکم کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور لوگوں سے سن سنا کر بائیبل کے متعلق ایسے حوالے اپنی کتب میں لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہود اور عیسائیوں کو آج تک ان کی وجہ سے اسلام پر تمسخر کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ فرمایا کہ پختہ باتیں بیان کرو۔ کوئی بات کچی نہ ہو۔ بعض دفعہ انسان نا تجربہ کاری سے کمزور دلائل کو مستقل دلائل کی صورت میں پیش کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دشمن الٰہی کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا پہلے ہر دلیل کو اچھی طرح سے جانچ لو۔ جو پختہ اور مضبوط ہو اسی کو پیش کرو۔

(۳) عدل کے معنی کے رو سے یہ ہدایت فرمائی کہ کسی پر ایسا اعتراض نہ کرو۔ جو تم پر بھی پڑتا ہو۔ کیونکہ ایسی تو یہ انصاف سے بعید ہے۔ دوسرے دشمن موقع پا کر بحث میں اس بات کو پیش کر دیتا ہے۔ اور پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

(۴) حکمت کے معنے علم کے بھی ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کلام سے پہلے سوچ کر بات کیا کرو۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ جلد غصہ میں آ کر جلدی اور جوش میں آ جاتا ہے وہ دوسرے کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔

(۵) نبوت کے معنوں کی رو سے یہ مطلب ہوگا کہ الٰہی کلام کی مدد سے لوگوں کو دین کی طرف بلاؤ۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں۔ انہی کو پیش کرو۔ اپنے پاس سے ڈھکوسلے نہ پیش کیا کرو۔ آہ اگر اس گر کو مسلمان سمجھتے تو یہودیت اور عیسائیت کو کھا جاتے۔ ہمارا ہتھیار قرآن کریم ہی ہے۔ جس کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاھدھم بہ (فرقان ع۵) اس قرآن کی تلوار لیکر دنیا سے جہاد کے لئے نکل کھڑا ہو۔ پر افسوس کہ آج دنیا کی ہر چیز مسلمان کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اگر نہیں تو یہی تلوار۔ جس کو لے کر نکل کھڑے ہونے کا حکم تھا۔

(۶) ما یمنع من الجھل کی رو سے آیت کا یہ مطلب بنے گا۔ کہ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو۔ جس کو دوسرا سمجھ سکے۔ اور اس سے اس کی غلط فہمی دور ہو سکے۔ یعنی وہ بات ہونی چاہئے۔ جو جہالت کا قلع قمع کرے۔ اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے "امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نکلم الناس علی قدر عقولھم (دیلمی) کہ ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا۔ کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو۔ بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں۔ تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کر کے رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑ جاتا ہوگا۔ مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا

(۷) موافق الحق کلام کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایسی بات کیا کرو۔ جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم سچے دین کی طرف ہی بلا رہے ہیں۔ بعض غلط باتوں کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو۔ سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہو جاؤ......

(۸) حکمت محل و موقع کے مناسب کلام کو بھی کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے مطلب آیت کا یہ ہوگا۔ کہ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہئے۔ اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور خطرہ ہو کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا۔ تو یہ مناسب نہیں کہ بلا وجہ اسے چڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو۔ جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے۔ گو بات کرتے وقت پہلے مزاج شناسی کر لو۔ اگر تم ان کو خواہ مخواہ بھڑکا دیتے ہو تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اللہ اللہ کیا مختصر الفاظ میں تبلیغ کے سب گر بیان کر دیئے ہیں۔ جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا۔ کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہیگا۔

(۹) الموعظۃ الحسنۃ۔ موعظہ حسنہ کے معنے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ کلام جو دلوں کو نرم کر دیتا ہو۔ اور ان پر گہرا اثر ڈالتا ہو۔ اس نصیحت سے مسلمانوں کو ادھر توجہ دلائی۔ کہ خشک دلیلوں ہی سے کام نہ چلایا کرو۔ بلکہ جذبات کو ابھارنے والی بات بھی کیا کرو۔ اور حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کو بھی شامل رکھا کرو۔ اور حسنہ کا لفظ رکھ کر بتا دیا۔ کہ جھوٹی غیرتیں نہ دلایا کرو۔ جیسا کہ آجکل کے جاہل علماء لوگوں کو بلاوجہ راستبازوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔

(۱۰) جادلھم بالتی ھی احسن کہہ کر یہ بتایا ہے۔ کہ ان سے جھگڑا کرتے وقت یہ بھی مدنظر رکھا کرو۔ کہ مختلف دلائل میں سے جو سب سے اعلےٰ اور مضبوط دلیل ہو۔ اسکو بطور بنیاد اور مرکز کے قائم کر لیا کرو اور باقی دلائل کو اس کے تابع۔ کیونکہ تائیدی دلیل کے ٹوٹ جانے سے اصل دلیل کو کوئی ضعف نہیں پہنچتا۔ برخلاف اس کے اگر مرکزی نقطہ کمزور ہو۔ تو مضبوط تائیدی دلائل بھی کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتے۔ ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین میں بتلایا ہے۔ کہ تم اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہو۔ لیکن اگر لوگ نہ مانیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال کر مایوس نہ ہو جانا۔ کہ ہمیں تبلیغ کرنی ہی نہیں آتی۔ کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ تمہاری تبلیغ میں کوئی نقص نہ ہو۔ مگر مخاطب کے دل پر اس کے گناہوں کا ایسا زنگ ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی کھڑکی نہ کھولے۔

غرض تبلیغ میں مشمک رہنا چاہئے۔ نتیجہ نکالنا اور اثر پیدا کرنا خدا تعالےٰ کا کام ہے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۶۸)

اللہ تعالیٰ کی ذات نور السمٰوات والارض ہے۔ اس سے نور حاصل کرنے کی سب سے بڑی دو ہی شرطیں ہیں۔ اول جسمانی اخلاقی اور روحانی پاکیزگی جسے قرآن کریم میں تطہر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا لا یمسہ الا المطھرون۔ اور دوسرے اس کے ساتھ کامل محبت اور کامل اخلاص کا تعلق۔ ظاہری طور پر بھی بجلی کا وہی قمقمہ پورے طور پر روشن ہو سکتا ہے۔ جو ایک طرف ہر قسم کے نقائص سے پاک ہو۔ اور دوسری طرف پاور ہوس سے اس کا صحیح تعلق قائم ہو۔

ہر شخص جس کی آنکھ تعصب سے بند نہ ہوگئی ہو۔ یہ تفسیر پڑھ کر معلوم کر لے گا۔ کہ قرآنی الفاظ سے معانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ محبوب حقیقی نے کمال شفقت و محبت سے اپنے اس محبّ صادق کو اپنے کلام پاک کے اسرار خلوت میں سمجھائے ہیں۔ جس سے حضور کا سینہ نہ صرف ربانی نوروں کا خزینہ اور معرفت الٰہی کا گنجینہ ہو گیا ہے۔ بلکہ قرآنی علوم کا ایک آفتاب عالمتاب ہے۔ جس کی شوخ کرنوں کے سامنے جگنو بیچارے کی تو بساط ہی کیا ہے۔ ستاروں اور چاند تک کی روشنی ماند پڑ گئی ہے۔

اب میں تفسیر ثنائی میں سے اسی آیت کی تفسیر درج کرتا ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر ج۲ کے صفحہ ۲۰۵ پر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"اپنے پروردگار کی راہ کی طرف دانائی اور عمدہ عمدہ نصائح سے لوگوں کو بلاتا رہ۔ اور حسب ضرورت مباحثہ کی نوبت آئے تو نہایت ہی عمدہ طریق سے جس میں کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ مخاطب کر کے بزرگوں اور معبودوں کی بے ادبی نہ ہو۔ ان کے ساتھ مباحثہ کیا کر۔ بے شک تیرا پروردگار ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو اس کی راہ سے بہکے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہدایت والوں سے بھی خوب واقف ہے"

معزز ناظرین۔ چونکہ مولوی صاحب نے خود اس آیت کی تفسیر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ اس لئے میں بھی اسے بغیر کسی مزید تعلیق کے درج کر کے نہایت ادب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمودہ تفسیر کے بالمقابل مولوی صاحب کی تفسیر کو رکھ کر دیانت داری سے دن اور رات کا فرق ملاحظہ فرمائیں۔

عاجز عطا محمد ریٹائرڈ اورسیئر ٹیچر قادیان

سونگرہ (کٹک) میں احمدیوں پر غیر احمدیوں کے شدید مظالم

پولیس کی فرض ناشناسی اور جانبدارانہ رویّہ

صوبہ اڑلیسہ ضلع کٹک میں سونگڑہ ایک گاؤں ہے۔ جو شہر کٹک سے تقریباً ۱۵-۱۶ میل دور ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل محلوں میں احمدی بستے ہیں:- (۱) سیمل پاڑہ (۲) معین الدین پور (۳) کوسمبی (۴) گوبائی پور (۵) رسول پور (۶) رامکاپور (۷) دھولیا سائیں۔ یہ الگ الگ بستیاں ہیں۔ اور ایک بستی سے دوسری کو جانے کے واسطے صرف ایک نزدیک کا راستہ ہے۔ جو نہر کے کنارے کنارے جاتا ہے۔ اور جس پر صرف دو شخص ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔ پھر بعض مقامات میں احمدیوں کے مکانات کو جانے کے واسطے غیر احمدیوں کے مکان سے ہو کر جانا پڑتا ہے۔ اور بعض مکان احمدیوں کے چاروں طرف غیر احمدیوں کے مکانات سے گھرے ہوئے ہیں۔

یہ وہی سونگڑہ ہے۔ جہاں غیر احمدیوں نے ایک احمدی خاتون کی نعش کو قبر سے نکال کر پھینک دیا تھا۔ اس شہر کے لوگ پہلے زمانہ میں فارسی اور عربی کی اچھی قابلیت رکھتے تھے۔ اور اڑلیسہ کے متفرق مقامات میں معلمی کا کام کرتے تھے۔ گویا سونگڑہ کل اڑلیسہ کو اچھے استاد دیا کرتا تھا۔ مگر اب نئی پود آباؤ اجداد کی خوبیاں کھو چکی اور دنیا جہاں کی بدبختیوں کی وارث بن چکی ہے۔

یہاں غیر احمدیوں کی تعداد دس ہزار ہے۔ اور احمدیوں کی مع مستورات اور بچوں کے صرف دو سو گویا احمدی بمقابلہ غیر احمدیوں کے صرف آٹے میں نمک ہیں۔

نیا فتنہ اس طرح شروع ہؤا۔ کہ گذشتہ ماہ اکتوبر میں غیر احمدیوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسے ہم نے قبول کیا۔ اور اس غرض کے واسطے مرکز سے مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب کو بلایا۔ شرائط طے کرنے کے واسطے ہمیں ایک غیر محفوظ جگہ میں بلایا گیا جہاں ہمارے مبلغ اور چند احمدی گئے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے جو مولوی پیش ہؤا۔ اس نے زور دیا۔ کہ صرف صداقت مرزا صاحب پر بحث ہو۔ مگر ہماری طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب نے کہا۔ (۱) وفات مسیح ناصری (۲) اجرائے نبوت (۳) صداقت مسیح موعود ؑ پر مناظرہ ہوگا۔ اس گفتگو کے دوران میں جب غیر احمدیوں نے دیکھا۔ کہ ان کی بات نہیں بنتی۔ تو انہوں نے زدوکوب شروع کر دیا۔ احمدیوں کی تعداد چونکہ بہت کم تھی۔ اور وہ لوگ بہت بڑی تعداد میں تھے۔ انہوں نے دل کھول کر ہمارے مبلغ صاحبان اور احمدیوں کو زدوکوب کیا۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب کی پگڑی اور چھتری چھین لی۔

اس کے چند روز بعد فتنہ پردازوں نے رسول پور کے احمدیوں کے مکانات پر خشت باری شروع کر دی۔ ایک احمدی بھائی کو اٹھا کر اپنے مکان میں لے گئے۔ اور اسے مرتد کرنا چاہا۔ مگر وہ اپنا ایمان سلامت لے کر واپس آ گیا۔ اس کے بعد جب اس کے مکان کو کثرت سے خشت باری کا نشانہ بنا لیا گیا۔ تو وہ مجبور ہو کر اپنے مکان کو مقفل کر کے اور اپنے بیوی بچوں کو لیکر کوسمبی چلا گیا۔ اس کا جانا تھا۔ کہ غیر احمدیوں نے تالے توڑ کر تقریباً تین ہزار روپیہ کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اس کی رپورٹ پولیس کو دی گئی وہ آئی اور تحقیقات کی۔ مگر چوری شدہ مال برآمد نہ کر سکی۔

اس کے بعد غیر احمدیوں نے تشدد اور ظلم سے دو احمدی مردوں اور دو احمدی عورتوں کو مرتد کر لیا۔ کیونکہ وہ ان کے قبضہ میں تھے۔ اس سے جرأت پا کر ان لوگوں نے منظم طور پر احمدیوں کی مخالفت اور بائیکاٹ شروع کر دیا۔ قصابوں کو منع کر دیا ہے۔ کہ احمدیوں کو گوشت نہ دیں۔ گاڑی۔ چھکڑے والوں کو منع کر دیا۔ کہ وہ احمدیوں کو اپنی گاڑی پر نہ چڑھائیں۔ مزدوروں کو منع کر دیا۔ کہ وہ احمدیوں کے کام نہ کریں۔ جب کسی احمدی کو کہیں تنہا پاتے ہیں۔ یا کوئی احمدی ان کے مکان کے پاس سے گزر کر جاتا ہے۔ تو اسے گالیاں دیتے ہیں۔ احمدی بچے اور عورتیں جو تنہا ہیں۔ انہیں مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پولیس ہماری کوئی مدد نہیں کرتی۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ ہے اور ان سے ہمارے خلاف رپورٹیں لکھوا کر افسران بالا کو بھیجی ہے۔ مثلاً یہاں کے S.P.O. نے اپنے ماتحت پولیس سب انسپکٹر کو بھیجا۔ کہ جا کر امن قائم کرو۔ اس نے غیر احمدیوں سے رپورٹ لکھوا کر S.P. کے پاس بھجوا دی۔ اور خود ایسی رپورٹ لکھی۔ کہ غیر احمدیوں اور احمدیوں دونوں پر ۱۰۷ کا مقدمہ چل رہا ہے۔ ۲۹ دسمبر کو اس مقدمہ کی پیشی تھی۔ بمقام سیوا (Sisua) میں دونوں فریق کو بلایا گیا۔ یہ مقام سونگڑہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ امیر جماعت خان صاحب مولوی سید ضیاء الحق صاحب ضعیف العمر ہیں۔ اور چل پھر نہیں سکتے۔ ان کو Sisua لیجانے کے واسطے بیل گاڑی کا بندوبست کیا گیا۔ مگر غیر احمدیوں نے گاڑی بان کو جو ہندو تھا۔ بھگا دیا۔ اور خود گاڑی لیجا کر دوسری جگہ رکھ دی۔ آخر دو احمدی لڑکے انہیں سائیکل کے Carrier پر بٹھا کر اور مضبوط پکڑ کر تقریباً ایک میل تک لے آئے۔ اور وہاں سے گاڑی کا بندوبست کر کے Sisua لائے۔ وہاں S.D.O. نے دونوں فریق سے کہا۔ کہ صلح کر لو۔ ہم نے سب شرائط تسلیم کر لئے۔ اور صرف یہ کہا۔ کہ ہماری چیزیں جو لوٹ لی گئی ہیں۔ واپس کر دی جائیں۔ یا وہ حلف اٹھا کر کہہ دیں۔ کہ انہوں نے نہیں لیں۔ اور ان کے پاس چیزیں نہیں ہیں۔ مگر اس بات پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور S.D.O. نے مقدمہ شروع کر دیا۔

ایک تازہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک احمدی عورت نے ایک لڑکی کو لڑکپن سے پالا۔ اور اس کی اپنے لڑکے سے شادی کر دی۔ مگر قضاء الٰہی سے لڑکا فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس لڑکی کے چچیرے بھائی نے اس لڑکی پر اور اس کی ساس پر ظلم پر ظلم شروع کر دیا۔ کہ وہ دونوں مرتد ہو جائیں۔ اور لڑکی کی غیر احمدی لڑکے سے شادی کر دی جائے۔ آخر ساس نے تنگ آ کر لڑکی احمدیوں کے حوالے کر دی۔ اور وہ لڑکی مولوی سید محمد محسن صاحب کے ہاں رہنے لگی۔ جب اس کی عدت ختم ہوئی۔ تو اس کے نکاح کا انتظام کیا گیا۔ امیر جماعت نے اجازت دی۔ کہ اس کا نکاح ایک احمدی لڑکے سے کر دیا جائے۔ ۲۰ دسمبر کو غیر احمدیوں نے ایک جلسہ سیمل پاڑہ میں کیا۔ جس میں احمدیوں سے مقاطعہ کرنے کا اعلان کیا۔ دوسرے دن صبح ہم نے اس لڑکی کا نکاح ایک احمدی لڑکے غلام مرتضےٰ سے پڑھا دیا۔ اور رخصتانہ بھی اسی وقت کر دیا۔ مگر رات ابھی تقریباً ایک فرلانگ گئی تھی۔ کہ ۵۰ کے قریب غیر احمدی لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ اور غلام مرتضےٰ اور اس کے بھائی غلام محمد کو مار پیٹ کر لڑکی چھین کر لے گئے۔ لڑکی کو ایک مکان میں لے جا کر بند کر دیا۔ اور اسے ڈرایا دھمکایا۔ کہ وہ احمدیت کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے۔ مگر لڑکی نے استقلال دکھلایا۔ اور کہا۔ کہ اگر مجھے قتل بھی کر ڈالو۔ تو میں احمدیت کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اور نکاح تو میرا ایک احمدی لڑکے سے ہو چکا ہے۔ اس واقعہ کی رپورٹ تھانہ میں جو یہاں سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر مقام صالح پور میں ہے۔ بھیجی گئی۔ مگر اس پر کوئی توجہ نہ کی گئی۔ اور کوئی تفتیش کے لئے نہ آیا۔ ہم احمدی سخت تشویش میں رہے۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ہمارے دو بھائیوں مولوی محمد محسن صاحب اور مولوی محمد عبد الستار صاحب کی کوششوں سے لڑکی پھر ہمارے قبضہ میں آ گئی۔ اور اب اپنے شوہر کے پاس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ دوسری بستی کے غیر احمدی پھر شرارت کرنے والے ہیں۔ خدا ہمیں ان کے شر سے بچائے۔

احباب سے اور بزرگان سلسلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست ہے۔ کہ خاص طور پر سونگڑہ کے احمدیوں کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں غیر احمدیوں کے مظالم و شر سے بچائے۔ اور انہیں سمجھ دے۔ انہوں نے اس مرتبہ تہیہ کر لیا ہے۔ کہ احمدیوں کو نیست و نابود کر دینگے۔ اور ان کے مظالم بڑھتے جا رہے ہیں۔ مگر ہمارا خدا بہت طاقتور ہے۔

آخر میں مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کلکتہ کے بعض دوستوں سے چندہ کر کے سونگڑہ آئے۔ اور مظلومین کی امداد کی۔ نیز بعض افسروں سے ملاقات کر کے امداد کی طرف توجہ دلائی۔ ہم ان بھائیوں کا بھی جنہوں نے مولوی محمد سلیم صاحب کے ذریعہ روپیہ بھیجا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

ضروری اعلان

دفتر تبلیغ کو ایسے علم دوست ہندو اور سکھ اصحاب کے پتوں کی ضرورت ہے۔ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ احباب جماعت جس قدر جلد ممکن ہو۔ پتے ارسال فرماویں۔ دفتر تبلیغ کی طرف سے ان کی خدمت میں ضروری لٹریچر ارسال کیا جائے گا۔ اور ان سے خط و کتابت بھی کی جائے گی۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

جناب میاں خدا بخش صاحب گوندل رضی اللہ عنہ کا شاندار وقف

دو لاکھ روپیہ کی جائداد اسلام کیلئے پیش کی تھی

جناب میاں خدا بخش صاحب گوندل نمبردار موضع کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی وفات کی خبر ۸ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی تفسیر پارہ عم میں رقم فرماتے ہیں۔ "انگریزی میں کہتے ہیں کہ کسی قوم کی زندگی۔ اس کی ٹریڈیشن (Tradition) پر چلتی ہے۔ یعنی قوم کا ہر فرد جب تک اپنے دل میں یہ احساس نہ رکھتا ہو۔ کہ اس نے اپنی قومی روایات کو زندہ رکھنا ہے۔ اس وقت تک قوم کی زندگی کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔ زندہ قوموں کا یہی دستور ہے۔ کہ ان کا ہر فرد اپنے باپ دادا کے نیک افعال کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے باپ نے یوں کیا تھا۔ میرا دادا اس طرح کیا کرتا تھا۔ جب تک قوم اس روح کو اپنے اندر محفوظ رکھتی ہے۔ اس کی زندگی کی گھڑیاں لمبی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور جب یہ روح مرجاتی ہے۔ تو قوم بھی اس کے ساتھ ہی مرجاتی ہے۔" (صفحہ ۲۱۱)

پھر رقم فرمایا۔

"اسلام اور مسلمانوں پر سب سے بڑی تباہی اسی وجہ سے آئی ہے۔ کہ ان کی شاندار قومی روایات طاقِ نسیان پر رکھ دی گئی ہیں۔ اور ماضی سے ان کا تعلق مٹ گیا ہے۔ اور صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے لیڈروں کی خوبیاں مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔" (ایضاً)

موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ وہ قوم ہے جس نے خدا تعالےٰ کے بھیجے مامور اور مرسل کے ذریعہ زندگی حاصل کی۔ اس زندگی کو قائم رکھنے اور دوسروں کو اس سے مستفیض کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے بزرگوں کی روایات زندہ رکھے۔ اسی سلسلہ میں جناب میاں خدا بخش صاحب کا مختصراً ذکر خیر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

جناب میاں خدا بخش صاحب جہاں موصی تھے۔ وہاں انہوں نے ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء کو اپنی ساری جائیداد جس کی مالیت دو لاکھ روپیہ ہے اسلام کی خاطر وقف کر دی تھی۔ اس کے لئے انہوں نے جو عریضہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا۔ اور جو اخلاص اور محبت اسلام سے پُر ہے۔ وہ یہ ہے۔

"میرے مکرم و مرشد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور کے غلام نے آپ کا خطبہ جمعہ مؤرخہ ۱۸ ربیع الاوّل کا کل مؤرخہ ۷؍ ۳ ؍ ۳۵ کو پڑھا ...... آپ کا اعلان خدا تعالیٰ کے دین کے لئے جائداد وقف کرنے کی تحریک پڑھ کر دل کو اس قدر خوشی ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔

میری جائداد قریب قریب اس وقت بوجہ جنگ کے دو لاکھ کی ہے (۲۰۰۰۰۰ روپیہ) میں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے بسم اللہ کر کے وقف کرتا ہوں۔ یہ جائیداد کیا چیز ہے۔ میرا سر بھی اس کام کے لئے حاضر ہے ...... تابعدار میاں خدا بخش نمبردار۔ کوٹ مومن تحصیل بھلوال۔ ضلع شاہ پور سرگودھا۔"

دین کے لئے وقف شدہ جائداد کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ "اگر کوئی شخص فوت ہو جائے۔ تو اس کی جائیداد یقیناً ورثہ میں جائے گی۔ پھر اس کی اولاد کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ اگر چاہے تو اس جائیداد کو وقف کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔" (الفضل ۴؍ جنوری ۱۹۴۵ء)

اس قاعدہ کے ماتحت میاں خدا بخش صاحب کی جائداد کا وقف تو ان کی وفات کی وجہ سے ختم ہو گیا۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے حضور اجر عظیم کے مستحق ٹھہر گئے۔ اب ان کی اولاد چاہے۔ تو اس جائداد کو اسلام کی خاطر وقف کرے۔

اس موقع پر وقف جائیداد کی اہمیت اور نوعیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ میں پیش کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "وقف کے معنے صرف یہ ہیں کہ جب اسلام کے لئے خاص قربانیوں کا مطالبہ ہوگا تو اس وقت جو لوگ اپنی جائیدادیں وقف کر چکے ہوں گے۔ ان پر جائیداد کی قیمت کے مطابق حصہ ڈال دیا جائے گا۔ اور کہہ دیا جائے گا۔ کہ اتنی رقم یا اتنی قیمت کی جائداد ہمیں دیدو اگر اس دوران میں وہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ بیوی کو مہر میں دیدے گا۔ تو اتنا حصہ وضع کرنے کے بعد جو جائیداد باقی رہے گی اس پر چندہ لگایا جائے گا۔ گویا جائداد وقف کرنے کے بعد انسان پر یہ پابندی عاید نہیں ہوتی۔ کہ وہ اس جائداد کو اپنی ضروریات کے لئے فروخت نہ کرے۔ یا شرعی حصّہ کسی کو ادا نہ کرے۔ صرف اس کا اتنا فرض ہے۔ کہ جائداد کا جو حصّہ خرچ ہو جائے اس کی دفتر کو اطلاع دیدے کہ پہلے میری جائداد کی اس قدر حیثیت تھی، مگر اب اتنی حیثیت رہ گئی ہے۔ تاکہ اس کی بقیہ جائداد کی حیثیت کے مطابق اس پر رقم ڈالی جائے

اگر کسی شخص کی اس وقت ایک لاکھ روپیہ کی جائداد ہے۔ اور وہ اس میں سے پچاس ہزار روپیہ کی جائداد اپنی ضروریات کے لئے فروخت کر دیتا ہے۔ تو اس میں ہماری طرف سے کوئی روک نہیں ہوگی۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اطلاع دیدے۔ کہ اب میرے پاس اتنی جائداد رہ گئی ہے اگر کوئی شخص اس دوران میں مرجائے۔ تو اس کا وقف ختم ہو جائے گا۔ پھر اس کی اولاد کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ وقف کرے یا نہ کرے۔ یہ وقف صرف زندگی تک کے لئے ہے۔ ہمیشہ کے لئے نہیں۔"

(الفضل ۳ فروری ۱۹۴۵ء)

انچارج تحریک جدید

اپنے عمل سے تبلیغ کیجئے ــــ اور یہ تبلیغ ہر شخص کر سکتا ہے

اسلامی تعلیم نے اور احمدیت نے ہم پر کیا اخلاقی۔ روحانی۔ معاشرتی۔ تمدنی۔ سیاسی اثر پیدا کیا ہے۔ ہم میں کیا تبدیلی پیدا کی ہے۔ زبان سے نہیں۔ اس کا عمل سے مظاہرہ کیجئے۔ تبلیغ کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس وقت ہر جگہ یہ امر مسلّم ہے۔ کہ احمدی صداقت کا پرستار ہوتا ہے۔ اس وقت دنیا اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ احمدی دیانت و امانت کا شیدائی ہوتا ہے۔ اس وقت ہر جگہ اس امر کا شہرہ ہے۔ کہ احمدی عبادت گذار اور حقوق اللہ کی ادائیگی میں سست نہیں ہوتا ہے اس وقت دنیا مانتی ہے۔ کہ احمدی حقوق العباد۔ ہمسائے کے حقوق۔ رشتہ داروں کے حقوق یتامیٰ کے حقوق۔ ماتحت کے حقوق۔ افسر کے حقوق اسلامی تعلیم کے مطابق ادا کرتا ہے۔

لیکن ہم چاہتے ہیں کہ بعض چند افراد جو اہمیت مذہب سے ناواقف ہیں۔ صرف چند ایسے افراد جو معدودے چند ہیں۔ اپنی جہالت سے احمدیت کو بدنام نہ کریں۔ وہ بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ کہ کہیں اسلام و احمدیت اس کی وجہ سے بدنام تو نہیں ہو رہا۔ ہر نفس اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ کہ کیا اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق اس کی زندگی بسر ہو رہی ہے؟

یہ بھی ایک ذریعہ تبلیغ ہے۔ اور مؤثر تبلیغ اپنے اندر خاص تبدیلی دکھانے سے ہی ہو سکتی ہے۔ ہر فرد احمدیت آج سے ارادہ کرے۔ کہ وہ اپنی زندگی کو اس طریق سے گزارے گا جیسا کہ ہمارا امام چاہتا ہے۔ پیارا امام۔ روح القدس سے پاک کیا ہوا امام۔ جس کا خدا سے تعلق ہے۔ اور جو ہمارا تعلق خدا سے قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس تبدیلی کے بعد پھر آپ دیکھیں گے کہ کس طرح خدا کی نام لیوا اقوام ترقی کرتی ہیں۔ اور ہماری تبلیغ مؤثر ہوتی ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کیا آپ نے تبلیغی خط و کتابت کے لئے اپنا نام دیدیا ہے؟

گھر بیٹھے تھوڑا سا وقت صرف کر کے چند پیسوں میں وہی ثواب اور کارگزاری یعنی تبلیغ احمدیت و اسلام۔ آپ اپنی قابلیت دینی و دنیوی اور عہدہ سے مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کو غیر احمدی و غیر مسلم احباب کے پتے روانہ کریں گے۔ جن کو آپ تبلیغ بذریعہ خط و کتابت کر سکیں۔ شاید آپ اسی طرح کسی کی ہدایت کا ذریعہ بن جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدی تاجروں کا جلسہ

۲۸ر دسمبر کی شب کو آٹھ بجے احمدی تاجران کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب منعقد ہوا جس میں سو سے زیادہ تاجر ہندوستان کے مختلف علاقوں کے شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حسن محمد خان صاحب نے ناظم تجارت کی طرف سے مختصر رپورٹ سنائی جس میں بتایا کہ دفتر نے تاجروں اور صناعوں کو منظم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور اب تک دفتر سے ساڑھے چار سو کے قریب تاجروں کے نام رجسٹر میں درج کئے ہیں۔ اور درخواست کی کہ جماعت کا ہر تاجر صناع اپنا نام دفتر تجارت میں نوٹ کرائے تا مرکز کو احمدی صنعتوں اور تجارتوں کا باقاعدہ علم ہو سکے۔ اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ ساری جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر تاجر کمپنیاں قائم کریں۔ تاکہ تجارتی معلومات حاصل کرنے میں زیادہ سے زیادہ آسانی ہو۔

اس کے بعد تاجروں پر غیر ممالک کے ساتھ تجارت کرنے کی اہمیت واضح کی گئی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں بتایا گیا۔ کہ وہ اپنے نام امریکن ٹریڈ کمشنر اور برٹش ٹریڈ کمشنر اور دیگر ایسے دفاتر میں نوٹ کرانے کی کوشش کریں جو کہ تاجروں کو غیر ممالک کے ساتھ تعلقات پیدا کرانے میں مدد دیتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں تاجروں سے درخواست کی گئی۔ کہ جو اشیاء وہ ممالک غیر سے منگوانا چاہیں۔ ان کی اطلاع دفتر کو بھجوائیں۔ تاکہ بوقت ضرورت ان کی امداد کی جا سکے۔ پھر درخواست کی گئی۔ کہ تاجر اپنے اپنے نمونے دفتر میں بھجوائیں۔ تاکہ ان کو مختلف شہروں میں جہاں کہ ہماری ایجنسیاں قائم ہو رہی ہیں۔ بھجوایا جا سکے۔ اور ان کے لئے آرڈر داصل کئے جائیں۔

وقف تجارت کے متعلق بھی جس کی اہمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری تقریر کے دوران میں فرمائی تھی۔ اپیل کی گئی کہ احباب اپنے آپ کو اس وقف میں پیش کریں۔ یہ بھی کہا گیا کہ تاجران ممالک غیر میں تجارت کے لئے جانے کے لئے پیش کریں۔ تاکہ ہماری تبلیغ و تجارت دوسرے ممالک میں بھی وسیع ہو سکے۔

بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس ہزار روپیہ چندہ کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کو جلد از جلد فراہم کرنے کی درخواست کی۔

اس رپورٹ کے بعد مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے تقریر کی۔ جس کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ امام ڈھال ہوتا ہے۔ جس کے پیچھے فوج لڑتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جو جو سکیمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت امیر المومنین کے خطبات میں سے چند حصے پڑھ کر سنائے۔

سید محمد شریف صاحب دہلی نے کہا کہ اگر چند واقفین تجارت ان کے سپرد کر دئے جائیں تو وہ انہیں اپنے خرچ پر ٹریننگ دینے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد سید ارشد علی صاحب لکھنوی نے تاجروں پر تجارت کو فروغ دینے کے لئے توکل اور وقار کی اہمیت ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ یہی اصول تبلیغ کے ہیں۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ تجارت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ اس طرح ہمارے مال بھی بڑھیں گے اور تبلیغ بھی ہو گی۔

چوہدری عبدالواحد صاحب امیر جماعت احمدیہ ہائے کشمیر نے کشمیر کی تجارت کے متعلق بعض مفید معلومات بیان فرمائیں۔ اور درخواست کی کہ دوست وہاں اگر تجارت کریں۔ جس سے ان کو کثیر فائدہ کی امید ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ وہاں آئیں۔ اور تجارت کریں۔ ان سے ضرور مشورہ کر لیں۔

عبدالعزیز صاحب نے ایک تجویز بیان کی کہ ایک ایڈوائزری کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے سپرد تجارت کو وسعت دینے کا کام ہو۔ اور کچھ صناع مل کر ایک مارکیٹ بنائیں۔ اور متمول احباب ان کی مدد کریں۔ ان صناعوں کو چاہیئے۔ کہ وہ دوسروں پر فوقیت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ عبدالخالق صاحب نے تنظیم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بابو محمد عیسیٰ صاحب کانپوری نے ایک ایڈوائزری کمیٹی کی تجویز بیان کی۔ اور یہ بھی کہ غرباء جو اپنے بچوں کو بعد از تعلیم ملازمتوں کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ ان کو تجارت کی طرف مائل کریں۔ جس سے وہ قلیل سرمایہ سے بھی خوب ترقی کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان نے بھی تقریر فرمائی آپ نے تنظیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اس سے ہماری آواز حکومت تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ اور ہمارے وفود مختلف ممالک میں جا کر تجارتی معلومات مہیا کر کے اپنی تجارتوں کو وسعت دے سکتے ہیں۔ اس تنظیم کی وجہ سے حکومت ہمیں مختلف مراعات بھی دے گی۔ اور ایک کمیٹی بنانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ممکن ہے اس کمیٹی کا فوری فائدہ نہ ہو۔ لیکن بعد میں اس کے بہت سے فوائد ظاہر ہونگے جو کہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہونگے۔

آخر میں صاحب صدر نے تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا۔ ایک احمدیہ ڈائرکٹری شائع کی جائے۔ تاکہ احمدی تاجروں کو ایک دوسرے کا علم ہو سکے۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ احمدی تاجر زیادہ سے زیادہ امانت۔ دیانت اور سچ اختیار کریں۔ جس سے تجارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ فائدہ ہو گا۔ اور بعض ذاتی تجربات سے اس کی وضاحت کی۔ آخر میں دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(خاکسار ناظم تجارت)

نقشہ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۴۵ء

خدا کرے بنگال کا قدم ترقی کی طرف اٹھے!

عرصہ زیر رپورٹ (یکم دسمبر تا ۲۰ر دسمبر ۱۹۴۵ء) میں کل ۱۵۷ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع لاہور اول۔ ضلع سرگودھا دوم اور ضلع گورداسپور سوم رہے اضلاع گورداسپور۔ گوجرانوالہ و سیالکوٹ اپنے عام معیار سے گر گئے ہیں۔ پہلی بنگال کا سال سے شروع سال میں رفتار بیعت کو تیز کرنے کے لئے بنگال نے بھی اچھا کام کیا تھا۔ مگر مئی ۱۹۴۵ء سے جو تنزل شروع ہوا۔ وہ اب تک جاری ہے۔ آٹھ مہینے جمود کی حالت میں گذر گئے ہیں کوئی مرد میدان ایسا نہیں اٹھا۔ جو پھر بیعت کی رو چلا دے۔ خدا کرے آئندہ سال بنگال ترقی کی طرف گامزن ہو۔

(نورالدین منیر۔ انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع لاہور		غازی کوٹ	۱/۲۳	سکندر آباد	۱/۷	ضلع شیخوپورہ	
		حلقہ سندھ		ضلع گوجرانوالہ			
جوڑہ	۲۶					بھینی	۱
کھریپڑ	۹	حاجی لبان	۶	کسوکے	۳	سید والہ	۱/۲
لاہور	۱/۳۶	کنری	۴	گوجرانوالہ	۱/۴	ضلع جہلم	
ضلع سرگودھا		دریا خاں مری	۱	صوبہ سرحد		کلر کہار	۱
روڑہ	۲۵	ظفر آباد	۱	کوہاٹ	۱	بھوبچال کلاں	۱/۲
						ضلع سیالکوٹ	
فتح گڑھ نزد بھیرہ	۱	نسیم آباد	۱/۱۴	پشاور	۱	کھیوہ باجوہ	۱
چک ۱۱۲ جنوبی	۱/۲۷	ضلع گجرات		مانسہرہ	۱/۳	بدوملہی	۱/۲
ضلع گورداسپور		بھبھر شمالی	۵	ریاست جموں کشمیر		رانگو ضلع میانوالی	۲
بھیریالہ	۵	رجوعہ	۳	[illegible]	۱	ساندھن یوپی	۲
ڈڈگرہیش	۵	سووالی سوہل	۱	سگاؤں لی	۱	کلکتہ بنگال	۱
قادیان	۴	بار سونے	۱	سنگرہاڑ	۱/۳	قلات بلوچستان	۱
ننگل کلاں	۳	مونگ	۱/۱۱	چنیوٹ ضلع جھنگ	۳	بھوپال سی پی	۱
بگول	۳	حلقہ حیدرآباد دکن		ضلع ہوشیارپور		موتی ہاری ضلع بہار	۱
بٹالہ	۱	جہدکی پور	۵	بہرت پور	۱	دہلی	۱
						شملہ	۱
سٹھیالی	۱	حیدرآباد	۱	مکند پور	۱/۲	فوج و متفرق	۹
						میزان	۱۵۷

فوج سے سبکدوش ہونے والوں کے لئے روزگار

مختلف ملازمتوں اور پیشوں کی تربیت کے انتظامات

لام بندی ٹوٹنے کے بعد فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے حکومت ہند کا لیبر ڈیپارٹمنٹ کیا کچھ کر رہا ہے - اس کا اندازہ ان دفتروں کی تعداد سے ہو سکتا ہے - جو پچھلے نو ماہ میں حکومت نے اس غرض کے لئے ملک میں قائم کئے ہیں - نیز ان ملازمتوں کی تعداد سے کیا جا سکتا ہے - جو سابق فوجیوں کو دلائی گئی ہیں - اس کے علاوہ حکومت نے سابق فوجیوں کو شہری ملازمتوں کے قابل بنانے کے لئے جو مرکز کھولے اور سہولتیں بہم پہنچائیں ان سے بھی حکومت کی ان کوششوں پر روشنی پڑتی ہے -

ہندوستان کے مختلف حصوں میں فوجیوں کو ملازمتیں دلانے کے لئے ۲۹ دفتر قائم کئے گئے ہیں - ان میں سے ایک مرکزی دفتر ہے - جون ۱۹۴۵ء میں ایک سٹاف ٹریننگ سنٹر قائم کیا گیا تھا - اس سنٹر نے ۵۶ مینیجر - ۱۷۳ اسسٹنٹ مینیجر - اور ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ ریکروٹنگ اور امپلائمنٹ آفیسر تیار کئے - اس تربیت کیلئے مزدور انجمنوں کے بارہ ۱۲ نمائندے - اور ہندوستانی ریاستوں کے ۱۲ نمائندے شامل ہوئے - اس ٹریننگ سنٹر کے کام میں لنکا اور برما کی حکومتوں کو بھی دلچسپی ہو گئی ہے - اور حکومت برما نے حکومت ہند کے لیبر ڈیپارٹمنٹ سے استدعا کی ہے - کہ وہ سابق فوجیوں کو ملازمتیں دلانے والا اسٹاف تیار کرنے کے لئے ان کے آدمیوں کو بھی تربیت دے -

ہر پندرھواڑے ایسے سابق فوجیوں کی فہرستیں جو اعلیٰ انتظامی اور ٹیکنیکل اسامیاں چاہتے ہیں سنٹرل امپلائمنٹ ایکسچینج بمبئی و دہلی کی طرف سے مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو نیز بڑی بڑی فرموں کو بھیجی جاتی ہیں -

سنٹرل ایکسچینج ان کلرکوں کو بھی ملازمتیں دلانے کا کام کر رہا ہے - جو جنگ ختم ہونے پر حکومت ہند کے مختلف محکموں سے تخفیف میں آ گئے ہیں - لیبر ڈیپارٹمنٹ ان مزدوروں اور کاریگروں کے اعداد و شمار بھی جمع کر رہا ہے - جو عنقریب مختلف سرکاری محکموں سے سبکدوش کئے جانے والے ہیں - اور اس کے ساتھ ہی یہ معلومات بھی فراہم کر رہا ہے - کہ ملک میں تعمیر بعد از جنگ کی سکیموں کے سلسلے میں کتنے آدمیوں کی ضرورت پڑے گی -

جولائی سے نومبر ۱۹۴۵ء تک سنٹرل ایکسچینج کے دفتروں کو ۵۵۳۲۹ خالی ملازمتوں کی اطلاع دی گئی - جن کے لئے ملازم درکار تھے - اور سنٹرل ایکسچینج کی طرف سے ۵۶۷۸ اشخاص کو ملازمتیں دلائی گئیں - اس کے علاوہ ریکروٹنگ اور امپلائمنٹ دفاتر کو جون سے اکتوبر ۱۹۴۵ء تک ۵۲۷۰ خالی اسامیوں کی اطلاع دی گئی -

جن مرکزوں اور چھاؤنیوں سے فوج کی ملازمت سے جوان سبکدوش کئے جا رہے ہیں وہاں ان جوانوں کو مشورہ دینے کے لئے ایک - اور ادارہ قائم کیا جا رہا ہے - یہ ادارہ ان جوانوں کو مطلع کرے گا کہ ان کی ملازمت کے لئے کیا کیا مواقع ہیں - اور انہیں کس فن یا کسب کی تعلیم و تربیت دینے کے لئے کیا کیا سہولتیں مہیا کی گئی ہیں - اس ادارے کے لئے جو افسر مقرر کئے جاتے ہیں ان کے انتخاب اور تربیت کا سلسلہ جاری ہے دریں اثنا ۱۶۷ فوجی افسران مرکزوں میں مقرر کر دیئے گئے ہیں - ان فوجی افسروں کی امداد ایسے شہری افسر کریں گے - جو انہیں یہ مشورہ دے سکیں گے - کہ جو جوان فوج سے سبکدوش کئے جا رہے ہیں انہیں مزید ٹیکنیکل تربیت کی ضرورت ہے یا نہیں - ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے حال ہی میں جو سکیم جاری کی گئی ہے - اس کے ماتحت سالانہ تیس ہزار جوانوں کو تربیت کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی -

زراعت - گھریلو دستکاری - کھر کی اور بیوپار وغیرہ کی تربیت کے لئے سکیم بھی مالی امداد کی منتظر ہے -

بیوں سکیم کے ماتحت چھ اشخاص کو برطانیہ میں ایسے فوجی جوانوں کو تربیت دینے کا کام سکھایا گیا ہے - جو لڑائی میں مجروح ہو کر ناکارہ ہو گئے ہیں - یہ چھ اشخاص عنقریب انگلستان سے واپس آنے والے ہیں -

اور دستی اور اسی کام کی تربیت حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان بھیجنے کے لئے منتخب کئے جانے والے ہیں ٭

بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف

جنگ کے بعد ترقی اور سدھار کے کاموں کے لئے مطلوبہ قابلیت کے اشخاص کی ضرورت پڑے گی - ان کی تعداد میں اضافہ کی غرض سے حکومت پنجاب کی تجویز ہے - کہ ۴۷-۱۹۴۶ء میں ممالک غیر میں مختلف کاموں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کیلئے حسب ذیل چالیس وظیفے دیئے جائیں - (۱) انجینیرنگ پندرہ (۲) انڈسٹریل ٹیکنالوجی سات (۳) زراعت چار (۴) جنگلات ایک (۵) علاج حیوانات چار (۶) طب اور صحت عامہ چار (۷) تعلیم پانچ - درخواستیں مقررہ فارموں پر ان قواعد کے مطابق اور ان شرائط کے ماتحت بھیجی جائیں - جو ایک پمفلٹ میں درج ہیں - جس کا عنوان ہے " ان طلبہ کے لئے اطلاع جو سرکاری خرچ پر ممالک غیر کو ۴۷-۱۹۴۶ء میں جانا چاہتے ہیں " اس رسالے میں اس سکیم کی پوری تفصیل درج ہے - یہ رسالہ درخواست کے فارم کے ساتھ ایک آنے میں مینیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے مل سکتا ہے - اور دو آنے میں ڈاک کے ذریعہ منگوایا جا سکتا ہے - درخواستیں حکومت پنجاب کے سیکرٹری محکمہ پوسٹ وار ریکنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بھیجی جائیں - اور ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء تک پہنچ جائیں ٭

احباب قادیان کیلئے ضروری اعلان

ڈاکخانہ کے قوانین کی ناواقفی کی وجہ سے بالعموم دوستوں کو خواہ مخواہ دقت اور غیر ضروری اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں - ذیل میں تاروں کے متعلق احباب کی آگاہی کے لئے چند قواعد دیئے جاتے ہیں - (۱) عام تاریں (Ordinary Telegrams) دینے کے لئے کم از کم آٹھ الفاظ کے واسطے موازی تیرہ ۱۳ آنے وصول کئے جاتے ہیں - آٹھ لفظوں سے زائد ہر لفظ کے لئے ایک آنہ چارج کیا جاتا ہے - (۲) ایکسپریس تاروں کے لئے کم از کم آٹھ لفظوں کے واسطے ایک روپیہ دس آنہ (۱/۱۰/۰) چارج کئے جاتے ہیں - آٹھ لفظوں سے زائد ہر لفظ پر موازی دو ۲ آنہ فی لفظ وصول کیا جاتا ہے - (۳) قادیان کے ڈاکخانہ میں ۹ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک لیٹ فیس جو ایک روپیہ فی تار ہے وصول نہیں کی جاتی - (۴) اتوار اور دیگر تعطیلات کے دن صبح ½ ۸ سے ½ ۹ بجے تک اور ½ ۴ سے ½ ۵ بجے شام تک کوئی لیٹ فیس نہیں لی جاتی -

احباب مندرجہ بالا قواعد کو ذہن نشین رکھیں

ناظر امور عامہ قادیان

احباب کی آگاہی کیلئے ضروری اعلان

بعض دوست ناواقفیت یا عدم احساس کی بنا پر اخبار الفضل کے پرچے ردّی میں فروخت کر دیتے ہیں - حالانکہ اخبار الفضل عام سیاسی اخباروں کی طرح نہیں - بلکہ اس کے اوراق میں مقدس مذہبی مضامین ہوتے ہیں جن میں جا بجا آیات قرآنیہ - احادیث نبویہ - اور ملفوظات حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام درج ہوتے ہیں - جن کا ردّی میں فروخت ہونا سخت قابل اعتراض ہے -

پس اس اعلان کے ذریعہ سے احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے - کہ وہ الفضل کے پرچوں کو پوری حفاظت سے رکھیں - اور اس کا ایک ورق بھی ردّی میں نہ جانے دیں - اور اس امر میں نہ صرف خود پوری پابندی اختیار کریں - بلکہ دوسرے احباب کو بھی اگر ان میں سے کسی سے کوتاہی سرزد ہو - تو اس کی طرف توجہ دلائیں -

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

مذہبی انسائیکلوپیڈیا

یعنی مکرم جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات کی مرتبہ مکمل تبلیغی پاکٹ بک جو کئی مفید اضافوں کے ساتھ ۱۱۶۰ صفحات پر شائع کی گئی ہے۔ دہریوں۔ عیسائیوں۔ آریوں۔ سکھوں اور غیر احمدیوں کے تمام فرقوں سے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر اس میں بحث نہ کی گئی ہو۔ اس لئے اس مذہبی انسائیکلوپیڈیا کا ہر احمدی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس انسائیکلوپیڈیا کا وہ حصہ جو غیر مسلموں سے تعلق رکھتا ہے غیر احمدیوں کی بعض مشہور اور اہم درسگاہوں میں بطور کورس پڑھایا جاتا ہے۔

جلدی منگوا لیجئے تا ختم نہ ہو جائے۔ قیمت فی نسخہ پانچ روپے (ﷲ) محصول ڈاک ۶ر۔ رجسٹری اور وی پی کے لئے ۳ر زائد۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت قادیان

تلاش گمشدہ

(۱) جلسہ سالانہ سے واپسی پر ۲۹ر دسمبر ۱ بجے شام ریلوے سٹیشن امرتسر کے پلیٹ فارم پر میرا بٹوا گر گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل اشیاء تھیں (۱) دو نوٹ پانچ پانچ روپیہ کے۔ دو نوٹ ایک ایک روپیہ کے اور آٹھ آنے نقد کل ساڑھے بارہ روپے۔ (۲) ایک کانٹا طلائی (۳) راولپنڈی صدر کی ایک دوکان سامان کھیل سے حاصل کردہ سائیڈ ڈرم کے تین چمڑوں کی قیمت کی ایک رسید مالیتی ۱۳/۸/-۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔ (میاں عزیز محمد ہیڈ ماسٹر ڈی بی اے ڈل سکول غورغشتی تحصیل و ضلع اٹک۔

(۲) ۲۹ر دسمبر جلسہ سالانہ سے واپس جاتے ہوئے ۳ بجے دن کی گاڑی پر اعدد کمبل۔ رنگ خاکی۔ ایک عدد چپل ایک رومال میں گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں اس پتہ پر ارسال کر دیں۔ خرچ ادا کر دیا جائیگا۔ عبد القادر احمدی ڈیلر ماسٹر قصور۔

(۳) ہم بروز اتوار ۔ ۳۰ر دسمبر تین بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان سے لاہور کو روانہ ہوئے تھے۔ امرتسر سٹیشن پر گاڑی تبدیل کرتے وقت ایک سوٹ کیس گم ہو گیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل اشیاء تھیں

کتب:۔ تبلیغ ہدایت۔ حجۃ اللہ۔ نجم الہدیٰ۔ پرانی تحریریں۔ جپ جی۔ گرنتھ۔ اشارات نبراس المومنین اور ان کے علاوہ قاعدہ یسرنا القرآن کلاں ۹ عدد اور خورد ۱۱ عدد تھے

(۲) کپڑے:۔ قمیص ۳ عدد۔ پگڑی ململ اعدد ٹوپی ایک عدد۔ لوئی گرم دو عدد۔ مفلر گرم ایک عدد۔ کھیس ایک عدد۔ جرابیں گرم ایک عدد۔ چادر ایک عدد

(۳) عام اشیاء:۔ بوتل شربت بزوری آئینہ۔ شیشی ویزلین۔ اگر یہ سوٹ کیس کسی صاحب کو ملا ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں اور اگر کچھ علم ہو تو مطلع فرمائیں۔ از حد مہربانی ہوگی صوفی خدا بخش عبد زیروی محمد نگر لاہور۔

تقرر عہدہ داران مال

آئندہ کے لئے میر محمد زمان صاحب اور عبد القادر خانصاحب کو علی الترتیب آڈیٹر جماعت احمدیہ بستی منہانی اور شادن لنڈ مقرر کیا جاتا ہے

(۲) آئندہ کے لئے مولوی احمد الدین صاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ پٹی مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

سکھ صاحبان میں تبلیغ کیلئے مفید لٹریچر

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشف کی بناء پر جو ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل مفید لٹریچر شائع کیا گیا ہے۔ احباب اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (۱) تحریک احمدیت کا سکھوں پر اثر ۸ر (۲) گورو گوبند صاحب کے بچوں کا قتل ۸ر (۳) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورو مکھی ۸ر (۴) سکھ مذہب اور اذان ۲ر (۵) حضرت بابا نانک صاحب اور السلام علیکم ۴ر (۶) حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت ۶ر (۷) عرشی پولر گر مکھی ۴ر۔

مہتمم نشر و اشاعت
قادیان۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۸ ر جنوری۔ شیخ حسن البنّیٰ المعی المعی مکہ مکرمہ سے واپس آئے ہیں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ امریکہ جزیرۃ العرب پر چھا رہا ہے۔ اور یہ مقدس سرزمین "امریکن امپیریلزم" کے چنگل میں آ رہی ہے۔ میں نے نواح مکہ مکرمہ میں امریکن کمپنیوں کو سونا اور مٹی کا تیل زمین سے نکالتے دیکھا ہے۔ وہاں ایک بہت بڑا فضائی اڈہ بھی موجود ہے۔ مجھے اندیشہ ہے۔ کہ کہیں یہ اقتصادی لوٹ کھسوٹ سیاسی قبضہ کا موجب نہ بن جائے۔

قاہرہ ۹ ر جنوری۔ مصر کے شاہی جہاز "محروسہ" سے جو سلطان ابن سعود کو مصر لا رہا ہے۔ یہ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ سلطان نے تطہیر حجاز کی پچیسویں سالگرہ اس جہاز کے تختے پر منائی۔ سلطان کا قافلہ کوئی ایک سو افراد پر مشتمل ہے۔ اس میں وہ مجاہد بھی شامل ہیں۔ جو سلطان ابن سعود کے ابتدائی صحرائی معرکوں میں ان کے ساتھ رہے۔ واضح رہے۔ کہ یہ تقریب اس واقعہ کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ جبکہ نجدیوں نے سلطان ابن سعود کے زیر سیادت شریف حسین اور ان کے بیٹوں کے تصرف سے ارض مقدس حجاز کو آزاد کرایا تھا۔

لاہور ۱۰ ر جنوری۔ پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا نے اپنے فرزند ڈاکٹر بلدیو کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۲ الف تعزیرات ہند مداخلت بیجا نہ بیجا کے الزام میں جو مقدمہ سردار دلیو ندر سنگھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں دائر کر رکھا ہے۔ اس میں آج لالہ رام لال آنند نے مسٹر جسٹس محمد منیر کی عدالت میں درخواست گذاری کہ مجسٹریٹ سماعت کنندہ کو مقدمہ کی سرسری طور پر سماعت کرنے سے روکا جائے۔ فاضل جج نے نوٹس جاری کر دیا۔

طہران ۸ ر جنوری۔ ایرانی مجلس کے ۲۰ ذمہ دار ارکان نے کل رات وزیر اعظم ایم ابراہیم حکیمی سے مستعفی ہونے کی پر زور درخواست کی۔ یہ ارکان غیر ملکی مداخلت کے کمیشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس مجلس میں اس امر کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی اس تجویز کو قبول کر لیا جائے۔ جس کے مطابق ایرانی حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ برطانیہ امریکہ اور روس پر مشتمل تین طاقتوں کے کمیشن کو قبول کرے۔

یروشلم ۹ ر جنوری۔ عرب ہائی کمیٹی کی خفیہ انجمن نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کسی عرب نے کسی یہودی کے ہاتھ زمین فروخت کی۔ تو اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس مضمون کے اشتہارات یروشلم میں چسپاں کئے گئے۔

کلکتہ ۹ ر جنوری۔ آزاد ہند فوج کے کچھ رنگروٹ افسر اس ہفتہ کلکتہ پہنچے ہیں۔ ان رنگروٹوں کو ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس نے ٹوکیو بھیجا تھا۔ ان رنگروٹوں نے ایک بیان میں مسٹر بوس کی ہلاکت کی خبروں کی تصدیق کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم مسٹر بوس کی ارتھی میں شریک ہوئے تھے۔

لاہور ۹ ر جنوری۔ سردار اجل سنگھ سابق پارلیمنٹری سیکرٹری نے سردار بہادر کا خطاب ترک کر دیا ہے۔

ہیگ ۹ ر جنوری۔ ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کانگرس نے وزیر اعظم ہالینڈ کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جاوا میں نو آبادیوں کے تعلقات بحال کرنے کے لئے ہر قسم کی متشددانہ پالیسی کو ترک کر دیا جائے۔

لاہور ۹ ر جنوری۔ حکومت پنجاب نے موجودہ جنگ کے بعد فوج سے سبکدوش ہونے والے سپاہیوں کے لئے تقریباً ۸۶ ہزار ایکڑ اراضی مختلف نو آبادیوں میں مخصوص کی ہے۔ وکٹوریہ کراس اور جارج کراس پانے والے سپاہیوں کو اس میں سے دو دو مربعے اور دوسرے اہم اعزازات پانے والوں کو ایک ایک مربعہ ملیگا۔ اور کم درجے کے اعزازات پانے والوں کو ۲½ - ۲½ ہزار روپیہ نقد دینا منظور کیا ہے۔

لاہور ۹ ر جنوری۔ محکمہ زراعت پنجاب کے ایک ذمہ دار افسر نے پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں اس امر کے انتہائی یاس انگیز خدشات ظاہر کئے۔ کہ اگر جنوری کے وسط تک بارش نہ ہوئی۔ تو گندم۔ جو۔ چنے اور ربیع کی فصلوں کے تباہ ہو جانے کا سخت خطرہ ہے۔

لنڈن ۱۰ ر جنوری۔ کل رات بادشاہ سلامت نے تمام ممالک کے مندوبین کو جیمز پیلیس میں سرکاری طور پر دعوت دی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اگر آپ لوگ چاہیں۔ تو ایسی دنیا کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ جس میں بسنے والے اپنی خوبیوں کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جو مشکلات ہیں۔ ان کو صرف باہمی اتحاد اور اشتراک کے جذبہ سے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ جس کام کو ہم نے شروع کیا۔ اس کی ابتدا بہت اچھی ہے۔ انٹرنیشنل معاملات کو سلجھانے کے لئے یہ ایک تنظیم قائم کی گئی ہے۔ جس کی رو سے ایٹم طاقت پر کنٹرول کیا جائیگا۔ اور دنیا سے تباہ حالی اور بدامنی کو مٹا کر خوشحالی اور امن قائم کیا جائیگا۔ لیکن یہ کام آپ لوگوں کے تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

چنکنگ ۱۰ ر جنوری۔ چین میں کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے نمائندوں میں فوری طور پر لڑائی بند کر دینے کا عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

دہلی ۱۰ ر جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد نے آج گیارہ بجے صبح مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ مسٹر جناح نے وفد کو بتایا۔ کہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی گتھی صرف پاکستان سے ہی سلجھائی جا سکتی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ ر جنوری۔ حکومت ہند کے ترقی و اصلاح کے ممبر مسٹر اردیشر دلال نے بعض نجی معاملات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور ان کا استعفیٰ منظور ہو گیا ہے۔ لیکن سر راما سوامی مدالیار کی یورپ سے واپسی تک وہ کام کرتے رہیں گے۔

رنگون ۱۰ ر جنوری۔ برما میں ڈاکخانہ جات کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اب اندرون ملک میں منی آرڈر بھیجے جا سکتے ہیں۔ امید ہے ۲ فروری سے ہندوستان کو بھی منی آرڈر بھیجے جا سکیں گے۔ یا ہندوستان سے منی آرڈر وصول کئے جا سکیں گے۔

نئی دہلی ۱۰ ر جنوری۔ حکومت ہند نے ایک ایڈوائزری بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کانوں کی پیداوار بڑھانے کے متعلق مشورہ دیگا۔

سلہٹ ۱۰ ر جنوری۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں اور مسٹر سہروردی نے ایک جلسہ میں تقاریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان ہندوستان کی سب قوموں کی آزادی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس میں ان کی اپنی آزادی کا بھی سوال ہے۔

بٹاویہ ۱۰ ر جنوری۔ شمالی سماٹرا میں انڈونیشیوں اور جاپانی فوجوں کے درمیان سخت تصادم ہو گیا اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انڈونیشیوں نے برطانیہ سے استدعا کی ہے۔ کہ جاپانیوں کو بہت جلد نہتّہ کر دیا جائے۔

بٹاویہ ۱۰ ر جنوری۔ انڈونیشین ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جنگی قیدیوں اور نظر بندوں کو امن قائم کرنے والی کور کی حفاظت میں سورابایا اور سمرانگ کی بندرگاہوں میں بھیج دیا جائیگا۔

دہلی ۱۰ ر جنوری۔ آج پنڈت جواہر لعل نہرو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے۔

لکھنؤ ۹ ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی حکومت کی درخواست پر امریکن فوجی حکام نے یہ بات منظور کر لی ہے۔ کہ ۳۰ ہزار امریکن فوجیں جنہوں نے جنوری میں روانہ ہو جانا تھا۔ جون تک ہندوستان میں رہیں۔

نئی دہلی ۹ ر جنوری۔ بعض مشکلات کے پیش نظر اس امر کا امکان ہے۔ کہ کانگرس کا سالانہ اجلاس دہلی کی بجائے بمبئی میں منعقد کرنا پڑے۔

واشنگٹن ۹ ر جنوری۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ امریکہ کے پاس یہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ روس نے بھی اٹامک بم تیار کر لیا ہے۔ انہوں نے یہ بیان لنڈن سے آمدہ اس اطلاع کی بناء پر دیا۔ کہ روس نے ایک ایسا اٹامک بم تیار کر لیا ہے۔ جو امریکہ کے بم سے ہر پہلو میں بہتر ہے۔

لاہور ۹ ر جنوری۔ سونا ۸۳-۸ روپے
چاندی ۱۳۶/- پونڈ ۵۸-۸ روپے

امرتسر ۹ ر جنوری۔ سونا ۸۶-۴ روپے
چاندی ۱۳۶/- روپے۔ پونڈ ۵۸-۸ روپے۔

کلکتہ ۱۰ ر جنوری۔ آسام کے صوبائی الیکشن میں مسٹر نجم الحق (مسلم لیگ) بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کے حریف نے اپنا نام واپس لے لیا۔

دہلی ۱۰ ر جنوری۔ آج تیسرے پہر پارلیمانی وفد نے ایک ٹی پارٹی میں ریاستوں کے وزراء سے گفت و شنید کی۔ اس پارٹی کا انتظام سر سلطان احمد صاحب نے کیا تھا۔

نئی دہلی ۱۰ ر جنوری۔ آج صبح آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کے خلاف تیسری اور چوتھی فوجی عدالت میں مقدمات شروع ہوئے۔ اور گواہوں کی شہادتوں پر جرح کی گئی۔

پیرس ۹ ر جنوری۔ جنرل ڈیگال تنظیم امن کی جنرل اسمبلی کے ابتدائی اجلاس میں شامل نہیں ہوں گے۔

لاہور ۹ ر جنوری۔ صوبیدار شنگارا سنگھ اور جمعدار فتح خاں کے مقدمے کے سلسلے میں دہلی سب جج کے حکم کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کی گئی ہے۔